رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت نواب محمد علی خان صاحب معہ اہل وعیال کل ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ؛

میٹرک کا امتحان آج سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں شروع ہوا۔ پانچ سکولوں کے طلباء شریک ہوئے ہیں اور سردار ایشر سنگھ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی سکول اٹاری ہیڈ سپروائزر ہیں۔ اب کے دس احمدی طالبات انٹرنس کا امتحان دے رہی ہیں۔ جن کے لئے لیڈی سپروائزر مقرر ہیں۔

۹ مارچ کو سید احمد علی صاحب مولوی فاضل کی طرف سے دعوت ولیمہ ہوئی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ پیدا کرنے کا طریق

ایک دوست نے یہ عرض کرنے پر کہ کوئی ایسا طریق بتایا جائے۔ جس سے حضوری حاصل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دل لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"طریق یہی ہے۔ کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں۔ اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ توجہ سے نماز ادا کریں۔ اور اگر توجہ پیدا نہ ہو۔ تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔ کہ اے خدائے قادر ذوالجلال میں گنہگار ہوں۔ اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش۔ اور میری تقصیرات معاف کر۔ اور میرے دل کو نرم کر دے۔ اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آئے۔ اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں۔ بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں۔ اور اپنی زبان میں کریں۔ اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں۔ اور تھک نہ جائیں۔ بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنجوقت کی نمازوں میں۔ اور نیز تہجد کی نمازیں کرتے رہیں۔ اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جائیگی۔ مگر چاہئے کہ اپنی موت یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں۔ یہی طریق حضور حاصل کرنے کا ہے"

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جمشید پور کا آنریری سکرٹری

میں دو ماہ کی رخصت پر گھر جا رہا ہوں۔ میری جگہ بشیر احمد صاحب چغتائی بی۔ ایس سی۔ سکرٹری جماعت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اگر کسی صاحب کو خط و کتابت کرنی ہو۔ تو کرمر ہوسٹل جمشید پور کے پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں:
خاکسار عبد القیوم جمشید پور

ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی روانگی

صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آئی۔ ڈی۔ ایس ایم۔ آئی۔ ایم۔ ڈی تین ماہ کی رخصت قادیان میں گزارنے کے بعد واپس لنڈی کوتل تشریف لے گئے ہیں:
خاکسار ملک حبیب حسن قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی محمد حسن صادق متعلم ایجرٹن کالج بہاولپور نے امسال بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسن قادیان (۲) خاکسار کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار مرزا منیر احمد قادیان (۳) خاکسار نے اس سال الیف کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الحمید موضع وڈالہ ضلع جالندھر (۴) خاکسار ایک دیوانی مقدمہ میں مبتلا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد علی گنج لاہور (۵) میرے والد چودھری فتح محمد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد رمضان لدھیانہ چھاؤنی (۶) خاکسار عنقریب ایک امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ گکھڑ (۷) میری اہلیہ دو تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی نیز میرے والدین کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ سلطان علی گرداور قانونگوئی منڈی بوریوالہ ضلع ملتان (۸) خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام الدین جاجو ضلع ہوشیارپور

(۹) ۲۰ فروری ہمارے دوست محمد خان صاحب رئیس ڈیرہ غازیخاں کے مکان کو آگ لگ گئی جس سے ان کا تمام اثاثہ جل کر راکھ ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے ان کو آئندہ لیے حادثوں سے محفوظ رکھے (نامہ نگار)

(۱۰) میرے بھائی محمد سمیع اللہ صاحب و عبد المنان صاحب امسال جماعت دہم کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے دعا کریں۔ خاکسار محمد مطیع اللہ قادیان (۱۱) میں نے امسال انٹرنس کا امتحان دینا ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطاء اللہ قادیان (۱۲) خاکسار عرصہ بارہ سال سے جگر کی خرابی کی وجہ سے تحت تکلیف دہ امراض میں مبتلا چلا آرہا تھا۔ اب نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں: خاکسار سید مشتاق احمد از سنبل پور (اڑیسہ) (۱۳) میرا لڑکا خلیل احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار غلام احمد خان ڈسپنسر حجرہ ضلع منٹگمری

شورش احرار ناپائدار

از جناب میاں محمد احمد صاحب بی۔ اے آنرز ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ کپورتھلہ

نمودند بسیار جوش و خروش ز جہل و تعصب نہ از عقل و ہوش
ندارند کارے بجز ناؤ و نوش دنا بت خراں دیانت فروش
اگر در حریفاں شرافت بُدے
نہ شر و نہ فتنہ نہ آفت بدے
گرفتند یکسر کمین و کمال بہ گیتی نماندہ امین و اماں
بلرزید گویا زمین و زماں بریں متفق شد ہمیں و ہماں
کرا مہر اسلام وا فر بُود
بنزدیک احرار کافر بُود
شنیدم بہ اثبات ایں داعیت بہنگام طوفان احراریت
گرفتہ یکے فلسفی عاریت بسر کردہ ملبوس ملائیت
بقدش چو آمد دو بالشت کم
بحیرت فرو ماندزاں کیف وکم
جواہر چو ایراد حائل نمود ہمہ فیلسوفیش زائل نمود
بہ تحقیق ردّ دلائل نمود بہ تدقیق حل مسائل نمود
بنوک قلم کرد ایں قصہ پاک
کہ شد دفتر فلسفی چاک چاک

اخبار ”نقیب“ کراچی کی نہایت دلآزار اور امن سوز حرکت کے خلاف انجمن احمدیہ سکھر کی صدائے احتجاج

۵ مارچ انجمن احمدیہ سکھر کا ایک غیر معمولی اجلاس میر مرید احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس اس نہایت اشتعال انگیز قابل نفرین اور فحش نظم بعنوان ”مرزائے قادیان“ کی اشاعت کے خلاف جو اخبار ”نقیب“ کراچی کی یکم مارچ ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر شائع ہوئی ہے۔ پرزور احتجاج کرتا ہے۔ کیونکہ اس نظم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی کے متعلق جسے ہندوستان اور بیرونی ممالک کے لاکھوں افراد خدا کا سچا نبی یقین کرتے ہیں۔ نہایت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اسی اخبار کے صفحہ ۲ پر ”زٹلیات مرزا“ کے فحش عنوان کے ماتحت ایڈیٹر نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مسلمانوں اور علماء کی توہین کا غلط الزام لگاتے ہوئے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے۔ مقدس پیشواؤں کی توہین اس وقت تک ہندوستان کے مختلف صوبوں میں نہایت ناخوشگوار حالات پیدا کرنے کا موجب ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس کمشنر صاحب بہادر سندھ سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ ملزم کے خلاف جو صوبہ کے امن کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فوری کارروائی عمل میں لائیں۔

(۲) قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول کمشنر صاحب بہادر سندھ، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے۔ صدر خلیل لیگ کراچی اور پریس کو بھیجی جائیں: نامہ نگار

اعلان نکاح

عزیز ملک حبیب حسن شاد پسر صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کا نکاح مسماۃ سعیدہ خانم بنت شیخ عباد اللہ صاحب وکیل کے ساتھ بعوض مبلغ یکصد روپیہ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل نے مورخہ ۱۴ بمقام دھوری پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار ایم مظفر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

تحریک جدید کی اہمیت اور صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی ضرورت

بے کاری کی لعنت سے بچو!

۳

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی تیسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

دسواں مقصد

اس تحریک سے میرے یہ مدنظر ہے۔ کہ تبلیغ کے جو مستقل شعبے ہوں۔ ان کے لئے مستقل فنڈ قائم کر دیئے جائیں۔ تاکہ ہنگامی کاموں پر اُن کا روپیہ صرف نہ ہو جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بہت سا نقص ہمارے کاموں میں اس لئے واقعہ ہوتا ہے کہ

مستقل شعبوں کے لئے مستقل فنڈ

نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہماری مثال بعض دفعہ اُن سپاہیوں کی سی ہو جاتی ہے۔ جن کے پاس بندوقیں بھی ہوں۔ مشین گنیں بھی ہوں تلواریں بھی ہوں۔ مگر لڑائی کا اعلان ہو۔ تو معلوم ہو۔ کہ ان کے پاس گولہ بارود نہیں ہے لڑائی تو آخر ہنگامی کام ہے۔ جسے بہر حال کرنا پڑے گا۔ اور یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ پہلے سے اتنا گولہ بارود خرید کر رکھ لیا جائے۔ جسے بعد میں ہر موقعہ پر استعمال کیا جائے۔ اس لئے لازماً گولہ بارود وقت پر بنانا پڑے گا لیکن اگر اس کے لئے کافی روپیہ موجود نہ ہو تو جنگ کس طرح کی جا سکتی ہے۔ پس اگر فوج موجود ہو۔ توپیں موجود ہوں۔ سپاہیوں کو

فنون جنگ کی مشق

بھی ہو۔ مگر گولہ بارود نہ ہو۔ تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح اگر مستقل شعبوں کے لئے ہمارے پاس مستقل فنڈ نہ ہو گا۔ اور تمام چندہ کا روپیہ انہی پر خرچ ہو جائے گا۔ تو لازماً ہنگامی کاموں کے وقت جن کے بغیر تبلیغ کی سکیم مکمل نہیں ہو سکتی۔ نقصان پہونچیگا۔ میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ

ہمارے مبلغ

جتنا کام کر سکتے ہیں۔ اس کا چوتھا حصہ بھی وہ کام نہیں کرتے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ فارغ رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنا کرایہ نہیں ہوتا۔ کہ انہیں تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جا سکے۔ پس میں نے اس تحریک میں ایک مقصد یہ بھی مدنظر رکھا ہے۔ گو تحریک کی سکیم میں شامل اسے کچھ عرصہ بعد کیا ہے کہ مستقل کاموں کے لئے مستقل فنڈ قائم کئے جائیں۔ اور

ہنگامی کاموں کے لئے ہنگامی چندے

کر لئے جائیں۔ تاکہ مستقل شعبوں کا روپیہ ہنگامی کاموں پر خرچ ہو کر ہمارے ہاتھ بند نہ ہو جائیں۔

یہ دس بنیادی اصول ہیں۔ جو اس تحریک میں میں نے مدنظر رکھے ہیں۔ اور گو اور بھی بہت سے اصول اس میں رکھے گئے ہیں مگر یہ دس بنیادی اصول ہیں۔ جن میں سے ایک تو بعد میں شامل کیا گیا ہے مگر باقی تو شروع تحریک سے شائع کردہ سکیم میں شامل تھے

مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس

تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف

پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچائیں گے۔ مثل مشہور ہے کہ کوئی آدمی تھا۔ جو لوگوں کے ہر کام میں حصہ لیتا۔ اور جب کوئی اسے کام کرنے کو کہتا۔ تو وہ انکار نہ کرتا۔ لوگوں نے اس کا نام ہر دلعزیز رکھ دیا۔ اس کی عادت تھی۔ کہ وہ دریا کے کنارے بیٹھ جاتا۔ اور جب کسی نے دوسرے کنارے جانا ہوتا۔ تو اسے کندھے پر بٹھا کر پہنچا دیتا۔ ایک دن ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا

میاں ہر دلعزیز

مجھے دوسرے کنارے پہونچا دو۔ اس نے اسے اُٹھا لیا۔ اور چل پڑا۔ لیکن ابھی دریا کے نصف میں ہی پہنچا تھا۔ کہ پیچھے سے ایک اور شخص نے آواز دی۔ میاں ہر دلعزیز جلدی آنا۔ مجھے نہایت ضروری کام ہے۔ اُس نے پہلے شخص کو دریا میں ہی کھڑا کیا اور دوسرے کو لانے کے لئے چل پڑا۔ جب اسے لے کر تھوڑی دُور ہی پہونچا تھا۔ کہ پیچھے سے ایک تیسرے شخص نے آواز دیدی۔ کہ میاں ہر دلعزیز خدا کے لئے ادھر آنا۔ مجھے بہت جلد دریا کے پار جانا ہے۔ اس نے دُوسرے شخص کو بھی دریا میں کھڑا کیا۔ اور تیسرے کو لینے کے لئے واپس آیا۔ جب اسے لے کر چل پڑا۔ تو ابھی چوتھائی فاصلہ ہی اس نے طے کیا تھا۔ کہ

دریا میں زور کا بہاؤ

آگیا۔ وہ لوگ چونکہ تیرنا جانتے نہیں تھے۔ اس لئے پہلے نے آواز دی۔ میاں ہر دلعزیز جلدی آنا میں ڈوبا۔ وہ اسے چھوڑ کر پہلے کی طرف بھاگا۔ اتنے میں دُوسرے نے آواز دیدی۔ میاں ہر دلعزیز پہلے میری طرف آنا۔ وہ دوسرے کی طرف متوجہ ہوا۔ تو تیسرے نے آواز دیدی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ کسی کو بھی نہ بچا سکا۔ اور تینوں ڈوب گئے۔

پس اگر تحریک جدید میں حصہ لے کر کسی نے

میاں ہر دلعزیز والا معاملہ

کرنا ہے۔ تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے پچھلے سال میں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں وہی لوگ حصہ لیں۔ جو اپنے مستقل چندوں میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں اور اگر اُن کے ذمہ کوئی بقایا ہو۔ تو اسے ادا کر دیں۔ اور اگر وہ نہ تو فرض چندوں میں کمی کرتے ہیں۔ اور نہ بقایا رہنے دیتے ہیں۔ تو پھر ان کا حق ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لیں۔ اس کے مطابق گزشتہ سال دوستوں نے ایسی اعلےٰ رُوح دکھائی۔ کہ

انجمن کے بہت سے بقائے وصول ہوگئے

اور تحریک جدید میں بھی بہت سا روپیہ وصول ہوا مگر اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں جماعت کے لوگوں پر الٹا اثر ہے۔ چنانچہ صدر انجمن کے چندوں میں دسمبر کے مہینہ میں گذشتہ سال کے اس ماہ کے مقابلہ میں دس ہزار کی زیادتی واقع ہوگئی ہے۔ ادھر تحریک جدید کے چندہ میں بھی زیادتی نہیں ہوئی۔ حالانکہ بظاہر خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر

صدر انجمن کے چندوں میں کمی

آئی ہے۔ تو تحریک جدید کے چندہ میں زیادتی ہوئی ہوگی۔ مگر صدر انجمن کے چندوں کی تو یہ حالت ہے کہ اس میں دسمبر کے مہینہ میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں دس ہزار کی کمی ہے۔ اور ادھر تحریک جدید میں پچھلے سال اس وقت تک بیس ہزار روپیہ جمع ہوگیا تھا۔ مگر اس سال صرف ساڑھے پانچ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ یہ وہی ہر دلعزیز والی بات ہے کہ ہر کام میں حصہ لیا۔ مگر کسی کام کو بھی مکمل نہ کیا۔ پس میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوست اپنے دوسرے چندہ کو تحریک جدید کے چندہ میں منتقل کرتے ہیں۔ وہ سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچاتے۔ یہ

صدر انجمن کا حق

ہے۔ کہ وہ استثنائی حالات میں کسی خاص شخص کی مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے اسے مستقل چندہ دوسری طرف منتقل کرنے کی اجازت دیدے۔ مگر آپ لوگوں کو اختیار نہیں۔ کہ خود بخود مستقل چندے ادھر منتقل کردیں اور جو لوگ اس قسم کا طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے ہیں۔ پس دوستوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا جو اپنے بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے

تحریک جدید کے دوسرے سال کا چندہ

لکھوا دیا ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بقائے ادا نہیں کرسکیں گے۔ اور نہ مستقل چندہ ادا کرسکیں گے وہ اب بھی اپنا وعدہ واپس لے لیں۔ قربانی وہی کرے۔ جو کرسکتا ہے۔ اور اتنی کرے جتنی کرسکتا ہے جو شخص قربانی کرنا نہیں چاہتا۔ مگر اپنا نام پیش کر دیتا ہے۔ وہ

منافقت سے کام

لیتا ہے۔ اور جو شخص قربانی کر ہی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی اپنا نام پیش کر دیتا ہے۔ وہ بیوقوفی سے کام لیتا ہے۔ بعض لوگ ان مختلف تحریکات کو سن کر کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اس قدر چندہ آئے کہاں سے جبکہ دینے والے وہی لوگ ہیں جو پہلے دیا کرتے تھے۔ میرے سامنے تو کوئی نہیں کہتا۔ لیکن پس پردہ بعض لوگ اس قسم کی باتیں کہہ دیا کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہتا ہوں۔ کہ

تحریک جدید کا چندہ نفلی اور طوعی ہے

اور اس کا دینا ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ پس جبکہ یہ چندہ طوعی ہے۔ اور اس کا ادا کرنا ہر شخص کی مرضی پر موقوف ہے۔ تو مرضی والا چندہ اس کے فرض چندہ کے راستہ میں روک کس طرح بن سکتا ہے۔ میں اعلان کرچکا ہوں۔ کہ وہی شخص اس چندہ میں حصہ لے۔ جو پہلے فرضی چندہ ادا کرے بلکہ فرضی چندوں کے بقائے بھی دے۔ پس جبکہ میں نے یہ شرط رکھی ہے۔ کہ وہی شخص تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لے۔ جو مستقل چندوں اور ان کے بقاؤں کو ادا کرے۔ تو جو شخص سب چندے ادا کرکے اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ کہاں سے دے بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔ جب میں نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہی شخص اس چندہ میں حصہ لے۔ جو پہلے

انجمن کے چندے ادا کرے

اور آئندہ کے متعلق وعدہ کرے۔ کہ میں اپنے شوق سے اس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس شرط کے بعد جو شخص تحریک جدید میں چندہ لکھواتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ میں یہ طاقت ہے کہ بقائے ادا کردوں۔ مجھ میں یہ طاقت ہے کہ مستقل چندے دوں۔ اور مجھ میں یہ طاقت ہے کہ ان تمام چندوں کے باوجود تحریک جدید میں اس قدر حصہ لوں۔ پس کیا عجیب بات نہیں۔ کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والا اپنے مونہہ سے تو اپنی حالت کے متعلق یہ خبر دیتا ہے۔ کہ مجھ میں ان تمام چندوں کی ادائیگی کی طاقت ہے۔ اور منافق کہتا ہے کہ وہ دے کہاں سے۔ یہ تو ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ہماری پنجابی زبان میں کہتے ہیں۔ گھروں میں آیاں سینے نو دیویں۔ یعنی گھر سے تو میں آیا ہوں۔ اور وہاں کی خبریں تم بتاتے ہو۔ پس اگر میری شرط کے باوجود چندہ لکھوانے والا سچا ہے۔ تو منافق کا یہ کہنا کہ وہ کہاں سے دے بیوقوفی ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹے کے ہم ذمہ وار کس طرح ہوسکتے ہیں پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو خرچ کرنے والا حکم تھا اسے تو میں نے نفلی رکھا ہے۔ اور میں نے کہہ دیا کہ خواہ ایک شخص کی لاکھ روپیہ ماہوار آمد ہو۔ اور وہ تحریک جدید میں حصہ نہ لینا چاہے تو بے شک حصہ نہ لے۔ لیکن جو آمد بڑھانے والا حکم تھا۔ اسے میں نے واجب کر دیا ہے۔ چنانچہ میں نے کہا ہے کہ

سینما نہ دیکھو

یہ جبری حکم ہے۔ اور اس طرح جو کچھ بچا۔ وہ گویا جبری طور پر میں نے ان لوگوں کو دیا۔ جو سینما دیکھا کرتے تھے۔ پس جو کچھ میں نے مانگا وہ نفلی ہے۔ اور جو میں نے بچا کر دیا وہ واجب ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اعتراض کرتا ہے۔ تو وہ سوائے منافق کے اور کون ہوسکتا ہے۔

میرا دوسرا جواب

یہ ہے۔ کہ جو شخص یہ پوچھتا ہے۔ کہ ایک شخص چندہ دے گا کہاں سے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ کہ وہ ایمان سے دیگا۔ ایک بے ایمان انسان یہ دیکھا کرتا ہے۔ کہ فلاں کی جیب میں کیا ہے۔ لیکن ایک ایماندار شخص یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ میری جیب میں کیا ہے بلکہ وہ اپنے دل کو دیکھتا ہے۔ اور خدا تعالے سے اسے ایسا تعلق ہوتا ہے۔ کہ وہ کہتا ہے جب میں قربانی پر آمادہ ہوں گا۔ تو میرا خدا مجھے دے گا۔ صحابہؓ کو دیکھو ان کی کیا حالت تھی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

چندے کا اعلان

کیا۔ ایک صحابی نے اس اعلان کو سنا تو اٹھ کر باہر چلے گئے۔ اور ٹوکری اٹھا کر کہنے لگے۔ میں مزدوری کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے جو بھی کوئی شخص مزدوری دے میں وہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ کسی نے کہا یہ کیوں انہوں نے کہا میں نے یہ رقم چندہ میں دینی ہے۔ آخر انہوں نے مزدوری کی۔ اور شام کو جو غلہ ملا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ مجلس میں کچھ منافق بھی بیٹھے تھے۔ وہ تھوڑے سے غلہ کو دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے روم کے ملک کے ساتھ اس غلہ سے

جنگ کی تیاری

ہوگی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دانوں کو قبول فرمایا۔ اور اپنے عمل سے فرما دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان دانوں کی بہت بڑی قیمت ہے۔ تو مومن اپنی جیبوں سے چندہ نہیں دیتا۔ بلکہ دل سے دیتا ہے۔ البتہ منافق جیب سے دیتا ہے۔ اسی لئے مومن کی نگاہیں اور طرف ہوتی ہیں۔ اور منافق کی نگاہیں اور طرف۔

پس جو شخص تحریک جدید کا چندہ ایمان سے لکھوائیگا۔ وہ ایمان والی قربانی کرکے اسے پورا بھی کر دے گا۔ مثلاً کسی شخص نے تحریک جدید میں پانچ روپیہ چندہ لکھوایا ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ تو اگر اس کے پاس اور کوئی ذریعہ نہ ہو۔ تو وہ یہی کہہ دے گا۔ کہ میں دو وقت دال روٹی کھانے کی بجائے ایک وقت دال روٹی کھاکر دوسرے وقت کے کھانے کے پیسے جمع کرتا رہوں گا۔ اور اس طرح چندہ ادا کردوں گا۔ غریب شخص آخر کروڑ دو کروڑ روپیہ تو نہیں لکھوا سکتا۔ وہ اگر لکھوائیگا بھی تو پانچ دس یا بیس روپے۔ اور غریب آدمی بھی اگر ایمان کے ساتھ وعدہ کرے۔ تو پانچ دس یا بیس روپے ادا کرنے کی اللہ تعالے کی طرف سے اسے توفیق مل جائے گی۔ وہ ایک وقت کے کھانے کو اڑا دیگا۔ یا

کپڑوں میں زیادہ سادگی

اور کمی اختیار کرے گا۔ اور اس طرح روپیہ ادا کردیگا پس میں نے اس قربانی کو نفلی رکھا ہے۔ پھر ایمانداروں کو بلایا ہے۔ ان لوگوں کو نہیں بلایا۔ جن میں اس میں حصہ لینے کی طاقت نہیں۔ اور جن میں طاقت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اسے ادا کرکے اللہ تعالے کی رضا حاصل کریں گے۔

میں ایک دفعہ پھر اس موقعہ پر تاکید کر دیتا ہوں کہ تحریک جدید میں وہی شخص شامل ہو۔ جو

وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق رکھتا ہو

اور جو سمجھتا ہو۔ کہ پہاڑ ٹل جائیں۔ تو ٹل جائیں۔ مگر میں اپنے وعدہ سے نہیں ٹل سکتا۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے احباب کی کمی نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ کام آخر ہوکر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی بڑی ہو۔ یہ کام رک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے۔ کہ

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپے کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائیگا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کریگا۔ کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنے زیادہ چندے وہ دے سکتی ہے۔ اور اگر آپ سب لوگ ایماندار بن کر ایمان کے ایک خاص مقام پر پہونچ جائیں۔ تو موجودہ چندوں سے چار گنے کیا۔ اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں

پس جہاں میں یہ تاکید کرتا ہوں۔ کہ

انجمن کے چندوں پر تحریک جدید کے چندہ کا کوئی اثر نہ پڑے۔

بلکہ اس کے بقائے بھی ادا کئے جائیں۔ وہاں تحریک جدید کے چندہ کے لئے بھی کہتا ہوں پچھلے دنوں صدر انجمن کے چندوں میں اس قدر کمی ہو گئی۔ کہ جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے سامان تک بروقت خریدا نہ جا سکا۔ بلکہ ایک واقعہ کا مجھے سخت دکھ ہے۔ ہمارے ایک سٹیج کا لڑکا فوت ہو گیا۔ چونکہ تین تین ماہ تک کی کارکنوں کو تنخواہیں نہیں ملیں۔ اس لئے لڑکے کی والدہ اس کے فوت ہونے سے تین دن پہلے پانچ روپیہ قرض لینے کے لئے میرے پاس آئی۔ مگر اتفاقاً میرے پاس بھی اس وقت روپے نہیں تھے۔ وہ خالی چلی گئی۔ دوسرے دن گو اسے روپے میں نے بھجوا دیئے۔ مگر میرے دل پر اس کا نہایت ہی گہرا اثر ہے۔ کہ بعض دفعہ جماعت کی غفلتیں کس قدر

دردناک نتائج

پیدا کر دیا کرتی ہیں:۔

پس ایک طرف تو میں بقایوں کی ادائیگی اور مستقل چندوں میں حصہ لینے کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور دوسری طرف تحریک جدید میں حصہ لینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ نفلی چندہ ہے اور ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے۔ پس جو دے سکتا ہے دے۔ اور اپنے ایمان کی خاطر دے۔ مجھ پر اس کا کوئی احسان نہیں۔ میں تو وہ انسان ہوں۔ کہ بچپن میں اپنی

ذاتی ضرورت کے لئے میں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کچھ نہیں مانگا

مجھے جب کوئی ضرورت پیش آتی۔ میں خاموش ہو جایا کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھ جاتے کہ اسے کوئی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ ہماری والدہ صاحبہ سے کہتے۔ کہ اس کو کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ پتہ لو۔ یہ کیا چاہتا ہے۔ پس جن سے مانگنے کا مجھے حق تھا۔ میں نے تو ان سے بھی کبھی نہیں مانگا کجا یہ کہ آپ لوگوں سے اپنے لئے مانگوں۔ بعض مخلص احباب مجھ سے اکثر دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ آپ کے لئے ہم کیا تحفہ لائیں۔ میں خاموش رہتا ہوں۔ اور کچھ نہیں کہتا۔ بعض بار بار پوچھتے ہیں۔ کہ ہم فلاں چیز لانا چاہتے ہیں کیسی لائیں۔ تو بھی میں جواب نہیں دیتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے پوچھیں کہ ہم کیسی چیز لائیں۔ اور میں کہوں اس اس قسم کی چیز لائیں تو ان پر چٹی پڑ جائے گی۔ اور خواہ وہ چیز انہیں لانی پڑیگی۔ تو پوچھنے کے باوجود میں دوستوں کو نہیں بتاتا۔ کہ وہ کیسی چیز لائیں۔

ایک دفعہ ایک دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے موٹر کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوا کرے۔ میں مفت مہیا کیا کروں۔ میں نے بہت رد کیا۔ لیکن وہ اپنے اصرار میں بڑھتے گئے۔ آخر ان کے اصرار سے مجبور ہو کر میں نے کہا۔ کہ اچھا میں آپ کو

چیزوں کا آرڈر

بھجوا دیا کروں گا۔ آپ چاہیں۔ تو مفت دے سکتے ہیں۔ چاہیں تو قیمت وصول کیا کریں۔ وہ دوست مجھے موٹر کے متعلق اشیاء مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان کے شدید اصرار پر میں نے آرڈر بھجوانا منظور کیا تھا۔ اور وہ پھر اپنی طرف سے بطور تحفہ چیزیں بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن میرے دل پر اب بھی اس کا بوجھ ہی رہتا ہے۔ اور میں کوشش کرتا ہوں۔ کہ جس قیمت کو وہ روپیہ کی شکل میں نہیں لیتے

دعاؤں کی صورت میں ادا کر دوں

اس کے سوا میری زندگی میں اور کوئی واقعہ نہیں کہ کسی کے کہنے پر بھی میں نے کوئی چیز طلب کی ہو:۔

پس جو دوست اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے حصہ لیں۔ نہ کہ میری ذات کے لئے۔ اور میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس تحریک میں ہندوستان کے اردو بولنے والے علاقہ کا کوئی بھی شخص حصہ لے سکتا ہے۔ جو پندرہ جنوری تک اپنا وعدہ لکھوا دے اس کے بعد اگر کسی شخص نے وعدہ کیا۔ یا روپیہ بھیجا تو اس کا وعدہ اور روپیہ رد کر دیا جائے گا۔ بعض جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری بہت سست ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی جماعت کے افراد کو یہ کہکر تسلی دیتے رہتے ہیں۔ کہ چندہ لکھا دیا جائیگا۔ انہیں یہ مشکل نظر آتی ہے۔ اگر باقی لوگوں کی طرف سے چندہ کا وعدہ لکھا گیا۔ تو انہیں بھی وعدہ کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح پریذیڈنٹ یا سکرٹری کی غفلت کی وجہ سے وقت گزر جاتا۔ اور باقی لوگ بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ پس میں تمام دوستوں کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کے لئے آخری تاریخ پندرہ جنوری ہے۔ اس کے بعد کا کوئی وعدہ ہندوستان والوں کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک تک میرا وہ خطبہ پہونچا دیں۔ جو میں نے تحریک جدید کے متعلق پڑھا تھا۔ اور کسی پر اصرار نہ کریں۔ کہ وہ ضرور وعدہ لکھائے۔ اور نہ یہ اصرار کریں۔ کہ زیادہ لکھائے۔ اگر کوئی شخص سو روپیہ چندہ دے سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپے دیتا ہے۔ تو اس سے زیادتی کا مطالبہ نہ کریں۔ اور اگر کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ تو اس پر اصرار نہ کریں۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں تک خبر پہونچا دو۔ کہ اس قسم کی تحریک ہوئی ہے۔ اس کے بعد جو شخص وعدہ لکھانا چاہے۔ اس کی طرف سے خط لکھوا کر بھجوا دیں۔ اور جو زیادہ نہیں دے سکتا۔ وہ کم سے کم پانچ روپیہ دے۔ اور جو پانچ روپے بھی نہیں دے سکتے۔ ان سے میری یہ خواہش ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو بابرکت کرے۔ اور اس کے مفید اور خوشکن نتائج جلد سے جلد پیدا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ مجھے اس بات کا فکر نہیں۔ کہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ

دیانت اور امانت سے کام لینے والے کارکن

میسر آتے رہیں۔ اور ایسے لوگ سلسلہ کو ملیں۔ جو ایک پیسہ بھی ضائع کرنے والے نہ ہوں۔ پس جو لوگ تحریک جدید کے کسی چندہ میں حصہ نہیں لے سکتے۔ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں کام کرنے والوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کہ

سلسلہ کا ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہو

اور ان کے کام نہایت اعلیٰ نتائج پیدا کرنے والے ہوں۔ میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو بابرکت کرے۔ اور تمام کام کرنے والوں کو اخلاص اور دیانت و امانت سے کام لینے کی توفیق دے۔ اور میں اپنے دوستوں سے بھی امید کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ دعا کرتے رہا کریں:۔

اب میں اس تحریک کی بعض دوسری باتوں کو لیتا ہوں۔ میں نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کو کہا ہے۔ اور سادہ زندگی بسر کرنا فرض نہیں۔ نفلی ہے۔ یعنی جو چاہے۔ اختیار کرے اور جو چاہے۔ نہ کرے۔ مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں

قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں پیدا نہیں ہو سکتا

اور نہ روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر تم سمجھو۔ کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لوگے۔ تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ بے شک یہ نفلی قربانی ہے۔ مگر بعض نفلی قربانیاں بھی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں۔ مگر میں یہ ضرور کہونگا۔ کہ وہ

علیٰ شفا حفرۃ من النار

ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ اس کا ایمان ضائع ہو جائے ممکن ہے اس کا ایمان ایسا مضبوط ہو۔ کہ اسے کوئی ٹھوکر نہ لگے۔ مگر یہ ممکن بہت شاذ ہے اور اس کے ایمان کی سلامتی کی بہت کم امید ہو سکتی ہے علاوہ ازیں سادہ زندگی اختیار نہ کرنے کے نتیجہ میں نہ وہ اخوت پیدا ہوگی جس سے روحانی سلسلے ترقی کیا کرتے ہیں اور نہ غربت و امارت کا امتیاز دور ہوگا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کے ابتدائی زمانہ میں

پرتکلف زندگیاں انسان کے ایمان کو تباہ کر دیا کرتی ہیں

اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تمہارا روپیہ اچھے کاموں میں خرچ ہو تم اپنی جائداد میں بڑھاؤ۔ غریبوں کی ہمدردی کرو۔ اشاعت احمدیت کرو۔ مگر کھانے پینے اور پہننے میں بنئے کے سے بخل کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ مومن کی سی سادگی کی وجہ سے تمہارا وہی حال ہونا چاہیئے۔ جو ایک بنئے کا ہوتا ہے سادہ زندگی کی وجہ سے کئی

نیک تحریکات

ہوتی ہیں۔ جن میں انسان حصہ لے سکتا ہے:۔

ایک طالب علم نے مجھے لکھا۔ میں چونکہ غریب ہوں۔ اس لئے تحریک جدید سے پہلے میرا یہ خیال تھا۔ اگر میں شادی کروں۔ تو ولیمہ نہیں کروں گا۔ مگر اب بڑی آسانی ہو گئی۔ میں نے چند سیر گوشت لے کر اس کا پتلا سا شوربہ بنا لیا۔ اور

چند دوستوں کو بلا کر

کھلا دیا۔ اگر یہ تحریک جاری نہ ہوتی۔ تو چونکہ پلاؤ زردہ کے بغیر کوئی ولیمہ نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے مجھے بڑی مشکل پیش آتی۔ اور ثواب سے بھی محروم رہتا۔ غرض

سعدی کی سی دعوت شیراز

میں نے آپ لوگوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اس تحریک کے ماتحت بہت سے لوگ زائد ثواب کما سکتے ہیں:۔

ایک تحریک میں نے

بیکاری کو دور کرنے کے متعلق

کی تھی۔ میں نے اس کے متعلق پچھلے ہفتہ میں ایک خطبہ بھی پڑھا ہے۔ اور اس خطبہ کے پڑھنے اور سننے کے بعد بھی اگر جماعت میں یہ تحریک پیدا نہ ہو کہ وہ بیکاری کو دور کرسے۔ تو یہ ایک موت کی علامت ہوگی۔ میں نے اس خطبہ کو دوبارہ پڑھا ہے۔ اور میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ

وہ خطبہ اپنے اندر ایک الہامی رنگ رکھتا ہے

اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے فضل سے بہت اچھا بولنے کی توفیق دی ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں بہت سے آدمیوں کی نسبت میں اچھا اور بعض سے بہت اچھا بول سکتا ہوں۔ مگر بعض باتیں اپنے اندر ایسی روحانی لہر رکھتی ہیں۔ جو عام باتوں سے ممتاز ہوتی ہیں۔ بعض تحریرات اور تصنیفات میں میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوا ہے۔ چنانچہ

احمدیت اور دعوۃ الامیر

کے بعض حصے ایسے ہیں جنکے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ خدائی تائید شامل ہے اور وہ انسانی الفاظ نہیں رہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے القاکردہ الفاظ ہوگئے ہیں۔ قرآن مجید کا تو ہر لفظ الہامی ہے۔ مگر قرآن مجید کے ظل کے طور پر بعض دفعہ خدا تعالےٰ اپنے بعض بندوں کی زبان پر بھی الہامی کلمات جاری کر دیا کرتا ہے اس خطبہ کے بعض حصوں کے متعلق بھی مجھ پر یہ اثر ہے۔ کہ ان کے پیچھے ملائکہ کام کررہے ہیں اور وہ انسانی الفاظ نہیں رہے۔ بلکہ خدائی نصرت ان میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

بیکاری ایک لعنت ہے

اسے جس قدر جلد دور کرسکتے ہو دور کرو۔ اور یاد رکھو جب تک بیکاری دور نہیں ہوگی۔ جماعت میں صحیح اخلاق کبھی پیدا نہیں ہوسکتے۔

میں نے قادیان کے متعلق ایک سکیم بھی بنائی تھی۔ جس کے مطابق تحریک جدید کے چندہ کے ایک حصہ کو بطور راس المال نفع مند کاموں پر لگا کر جو منافع حاصل ہو۔ اس سے اس قسم کے کام جاری کرنے کی تجویز ہے۔ جن میں

عورتیں نابینا اشخاص اور غرباء

بھی حصہ لے سکیں۔ مثلاً ٹوکریاں بنانا چکیں بنانا ازاربند اور پراندے وغیرہ بنانا۔ اسی طرح میرے مدنظر اس قسم کے بھی کام ہیں۔ جیسے میز کرسیاں بنانا۔ لوہے کا کام اور اسی طرح کی دوسری چیزیں جو دساور کے طور پر بھیجی جاسکتی ہیں۔ میں نے تحریک کی تھی۔ کہ جو دوست ان کاموں سے واقف ہوں۔ وہ مشورہ دیں۔ کہ کیا کیا کام جاری کئے جائیں۔ اس پر بعض دوستوں نے

نہایت اعلےٰ مشورے

دئیے ہیں۔ گو اس کے مقابلہ میں بعض تجربہ کاروں نے ایسے بھونڈے مشورے دئیے ہیں۔ کہ انہیں پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ لیکن بعض اور دوستوں نے واقعہ میں ایسے لطیف مشورے دئیے ہیں کہ ان کی بنیاد پر نہایت اعلےٰ کام جاری کئے جاسکتے ہیں۔ میں پھر اس موقعہ پر تحریک کرتا ہوں کہ اگر کسی نے میرا وہ خطبہ نہ پڑھا ہو۔ تو اب جن جن دوستوں کو ایسے کام معلوم ہوں۔ جنہیں تھوڑے سے روپیہ سے شروع کیا جا سکے۔ اور بیکاری دور ہو۔ وہ

خطوط کے ذریعہ

مجھے اطلاع دے دیں۔ اور جو ان کاموں میں مہارت رکھتے ہوں۔ وہ بھی اپنے تجربہ سے آگاہ کریں۔

تعلیم و تربیت کا فرض ادا کرنیوالے احباب کی ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اصلاح خلق ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا یہی مقصد ہے۔ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ مگر جیسا کہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جماعتوں میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو باوجود سلسلہ میں داخل ہونے کے احمدیت سے حقیقی معنوں میں مستفید نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض دوسرے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں۔ ان کی اصلاح اور تربیت کے لئے نظارت ہذا چاہتی ہے۔ کہ جماعتوں میں سے ایسے مستعد احباب اپنے نام پیش کریں۔ جو محض ابتغاء لوجہ اللہ تربیت کا کام کریں۔ اور نظارت کو رپورٹ دیتے رہیں۔ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کی طرف ان دنوں خاص توجہ ہے اور حضور نے کئی ایک خطبات جمعہ میں اس کے متعلق ہدایات بھی فرمائی ہیں۔ اسلئے نظارت ہذا احباب سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ اسے خاص اہمیت دیں گے۔ اور اطلاع دے کر کام شروع کر دیں گے۔ مختلف اوقات میں ایسے احباب کو ہدایات ارسال کی جایا کریں گی۔ ناظر تعلیم و تربیت

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

جاپان اور چین کے باہمی تعلقات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کوبے ۱۲ فروری (بذریعہ ہوائی ڈاک) جاپانی سفیر آریوشی نے جو اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو کر چند دن ہوئے جاپان واپس آگئے ہیں۔ اپنی آخری رپورٹ میں جو انہوں نے جاپانی وزارت خارجہ میں پیش کی تین قابل ذکر باتیں بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ بعض امور میں اور بعض پہلوؤں سے چین کے بارہ میں جاپانی پالیسی پوری طرح اور مناسب طور پر منضبط نہیں۔ اور یہ کہ بسا اوقات چینی لیڈروں کو جب وہ آپس کے امور کے متعلق جاپان کے نمائندوں سے گفت و شنید کرتے ہیں یہ نظر آنے لگتا ہے۔ کہ گویا جاپان میں اس ملک کی چینی پالیسی کو طے کرنے والے متعدد مختلف گروہ ہیں۔ جن کا ہر معاملہ میں لازمی طور پر ایک ہی متفقہ نقطۂ نگاہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ اس صورت حالات سے نقصان یہ ہے کہ چینی لیڈروں کو اطمینان نہیں ہوتا۔ کہ فی الحقیقت چینی امور میں جاپان کے ارادے کیا ہیں۔ اور یہ کہ وہ لہائے غیر بھی کئی دفعہ جاپانی نظریہ اور ارادوں کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ سفیر آریوشی نے کہا۔ کہ اس نقص کا علاج ضروری ہے۔ تاکہ چینی حلقوں میں جاپان کے متعلق جو غلط فہمیاں اور بدگمانیاں ہیں۔ وہ دور ہو جائیں

دوسرا دلچسپ نظریہ انہوں نے یہ پیش کیا ہے کہ جاپانی وزیر خارجہ مسٹر ہروتا کے چین اور جاپان کے تعلقات کے بارہ میں قائم کردہ تین اصول نہایت مفید اور ضروری ہیں۔ کیونکہ ان سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ چین کے ساتھ تعلق رکھنے والے معاملات میں جاپان کا انتہائی مقصد و مدعا کیا ہے۔ مگر انہوں نے کہا ساتھ ہی یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر موقعہ اور ہر حالت میں انہی تین اصول پر ہر بات کو منحصر کردینا ہوسکتا ہے۔ کہ بالآخر نقصان دہ ثابت ہو۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ان تین اصول کو بنیاد کے طور پر سامنے رکھتے ہوئے جاپان کو چاہیئے۔ کہ معین رنگ کی تجاویز تیار کرکے ان کے متعلق چین کے ساتھ بات طے کرے۔

تیسرے چین کی نئی کرنسی پالیسی کے بارہ میں سفیر آریوشی نے بیان کیا۔ کہ ان کے نزدیک یہ خیال جو عام طور پر پایا جاتا ہے۔ کہ یہ پالیسی ناکام ہو رہی ہے۔ یہ کلی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ ایک حد تک یہ پالیسی ضرور کامیاب ہو رہی ہے۔

آریوشی کی اس رپورٹ پر غور کرنے کے لئے وزارت خارجہ نے ایک کانفرنس منعقد کی تاکہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد نئے سفیر کے لئے ہدایات نافذ کی جاسکیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس کے دوران میں مندرجہ ذیل امور طے ہوئے۔

اول۔ چونکہ جنرل چیانگ چین اور جاپان کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے سرگرمی سے جدوجہد میں معروف نظر آتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ جاپان کسی Co-ordinated اور طے شدہ پالیسی پر کاربند ہو۔

دوم۔ چونکہ چین کے بارہ میں جاپانی حکمت عملی درحقیقت تمام براعظم پر جاپانی حکمت عملی کے لئے بطور کونے کے پتھر کے ہے۔ اس لئے یہ پالیسی مانچوریا اور روس کے بارہ میں جاپانی پالیسی کے موافق اور مطابق ہونی چاہیئے۔

سوم۔ یہ پالیسی طے کرتے وقت یہ امر تمام و کمال پیش نظر رہنا چاہیئے۔ کہ جاپان کی چینی پالیسی کا اس حکمت عملی پر کیا اثر ہوگا۔ جو جاپان برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بارہ میں اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس لحاظ سے یہ قرار پایا۔ کہ جاپان چین میں اپنا رویہ ایسا رکھے۔ کہ ان دو طاقتوں یا کسی دوسری غیر حکومت کے لئے وجہ ناراضگی پیدا نہ ہو۔

چہارم۔ جاپان مابین معاملات کے بارہ میں نیکنگ میں کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق چینی حکومت سے بات چیت کرے۔ یہ کانفرنس جاپان کے قائم کردہ تین اصول کے مفہوم کے مطابق ہوگی۔ نیز یہ کہ اس بات چیت کے ساتھ چین سے یہ بھی درخواست کی جائے۔ کہ وہ ان چینی تجاویز کو عملی جامہ پہنائے۔ جو غیر سرکاری طور پر جاپان کے سامنے سال گذشتہ پیش کی گئی تھیں۔

پنجم۔ جاپان کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ چین اس امر کو

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم معاملات

فلسطین میں عربوں کی بیداری

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک اطالوی اخبار "Azione Coloniale" نے گذشتہ دنوں لکھا تھا۔ کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کے نتیجہ میں فلسطین میں عربوں کی ایک وسیع بغاوت رونما ہونے کا احتمال ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس اطالوی اخبار کی یہ قیاس آرائی ممکن ہے صحیح ثابت ہو۔ شام میں سیاسی بیداری کے بعد عربوں کے ان علاقوں میں جو برطانی انتداب کے ماتحت ہیں۔ سیاسی بیداری پھیل رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ حیفا کے قومی رہنما شیخ قاسم کی وفات کی چالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر برطانوی لوگوں کے خلاف متحدہ مظاہرے کئے گئے تھے۔ فلسطین میں عربوں کی قومی تحریک کے ساتھ اظہار ہمدردی کے خطوط اور تاریں مختلف مقامات مثلاً شام۔ ماورالنہر اور مصر سے آئیں۔ اب بھی برطانوی پالسی کے خلاف شدید نکتہ چینی جاری ہے۔

عربوں کا ایک روزنامہ "فلسطین" جو جافا سے نکلتا ہے۔ اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے۔ "مصر اور فلسطین کی قومی تحریکیں اب اسی نتیجہ پر پہونچی ہیں۔ کہ صرف انگلستان اس صورت حالات کا جو ان ملکوں میں رائج ہے۔ ذمہ دار ہے۔ اس لئے قومی جدوجہد کا رُخ اسی کی طرف ہونا چاہئے۔ اہل مصر نے پچاس سال کی جہد آزادی کے بعد اب صحیح پالسی معلوم کی ہے اور یہی بات اہل فلسطین کو سترہ سال تاریکی میں رہنے کے بعد معلوم ہونی چاہئے۔"

اخبار "Fatal Arab" نے مشرق وسطیٰ کے متعلق برطانی پالسی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ برطانیہ نے عربوں کے مفاد کے لئے کوئی ہمدردی نہیں دکھائی۔ بلکہ وہ فلسطین میں عرب قوم کو مشکل پوزیشن میں ڈال کر اب اس کوشش میں ہے۔ کہ شام کو بھی یہودیوں کا گھر بنا دیا جائے۔

برطانی اقتدار کے خلاف جو بے اطمینانی پھیل رہی ہے۔ اس سے اطالیہ اور جرمنی کے پراپیگنڈا کرنے والے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ملک میں اس ایجی ٹیشن کو ترقی دینے کے لئے بہت روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ گذشتہ چند ہفتوں سے اطالوی ناشرین خصوصیت کے ساتھ سرگرم عمل ہیں اور باری کے براڈکاسٹنگ سٹیشن کو اس غرض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

مراکو کی صورت حالات

مراکو (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ قبیلہ ریف کے سردار عبدالکریم جنہوں نے مراکو کی فرانسیسی گورنمنٹ کے خلاف جنگ کی تھی۔ اور جو جزیرہ ریونین میں اسیر رہے ہیں عنقریب شمالی افریقہ میں اپنے کھوئے ہوئے تخت پر بحال کر دیئے جائیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومتِ فرانس نے انہیں صلح و اتحاد کا ایک معاہدہ پیش کیا ہے جو منظور کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ مراکو کے جنوبی علاقہ میں عبدالکریم کے خاندان کا ابھی تک بہت بڑا اثر ہے۔ اس لئے فرانسیسی حکام کے لئے ان کی امداد بہت فائدہ مند ثابت ہوگی۔

رومن کیتھولک چرچوں میں ترکی زبان

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی کی تاریخ میں لاطینی کیتھولک چرچوں میں عبادات کے دوران میں پہلی دفعہ ترکی زبان استعمال کی جائے گی۔ یہ امر ترکی زبان کی بہت بڑی کامیابی پر دال ہے۔ اس کا اجراء ایک پادری میجر زکولی کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام کیتھولک گرجوں میں انجیل کو اسی زبان میں پڑھا جائے۔

عرب اور عراق کے درمیان معاہدہ

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) شاہ ابن سعود کی حکومت کے ایک معتمد یوسف بیگ الیسین دوسرے ماہرین کی معیت میں بغداد پہونچ گئے ہیں۔ جہاں وہ حکومت عراق کے ساتھ دونوں ملکوں کے باہمی تعاون کے معاہدہ کی تکمیل کے سلسلہ میں گفت و شنید کریں گے۔ سیاسی حلقوں میں یقینی طور پر اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ مجوزہ گفت و شنید خوشکن نتیجہ پر پہونچے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کی تکمیل کے بعد جانبین کی طرف سے امام یمن کو بھی اتحاد میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

عراق کے تحفظات ملکی کیلئے کوشش

دفاع ملکی کے اخراجات کے بجٹ پر مجلس میں بحث کے دوران میں جعفر پاشا العسکری عراق کے وزیر دفاع ملکی نے اعلان کیا۔ کہ حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ خلیج فارس میں ملکی تجارت کی حفاظت کی جائے۔ اور اسی غرض سے برطانیہ سے متعدد جہازوں کے لئے فرمائش بھی کی گئی ہے۔ عراق کی ہوائی طاقت کے لئے ہوائی جہازوں کی فرمائش بھی کی گئی ہے۔ اور چند عراقی ہوابازوں کو انگلستان بھیجنے کی بھی تجویز کی گئی ہے۔ تاکہ وہ مشقیں حاصل کریں۔

فلسطین کے عربوں کے مطالبات

جافا (بذریعہ ہوائی ڈاک) یوروشلم کے مفتی اعظم نے فلسطین کی مجوزہ لیجسلیٹو کونسل کے متعلق سر آرتھر واچوپ کو اپنا جواب ارسال کر دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس کی پارٹی اگرچہ ان تجاویز کو کلی طور پر مسترد نہیں کرتی۔ تاہم وہ ان تجاویز کی منظوری سے پہلے بعض شرائط کے پورا ہونے کا مطالبہ کرتی ہے۔ مفتیٔ اعظم نے یہ تجاویز پیش کی ہیں۔ کہ ایک قومی حکومت قائم کی جائے۔ جو کونسل کے سامنے جوابدہ ہو۔ کونسل کے تمام ارکان کو فلسطین کے شہری منتخب کریں۔ اور کونسل کے اختیار وسیع کئے جائیں یہاں تک کہ فلسطین کے متعلق تمام امور اس کے حیطہ اختیار میں ہوں۔

فلسطین کی عرب ڈیفینس پارٹی نے اپنے رہنما راغب بے نشاشیبی کی زیر قیادت ان مطالبات سے اتفاق کیا ہے۔ اور دو اور تجاویز پیش کی ہیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ کونسل کو یہ اختیار حاصل ہو۔ کہ وہ یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ اور زمین کی فروخت کے مسائل پر بحث کر سکے۔ اور کونسل میں نمائندگی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے دی جائے۔

عرب نوجوانوں کے دو منظم گروہوں نے لیجسلیٹو کونسل کے قیام کے متعلق تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ان کے قومی مطالبات کے مقابلہ میں ہیچ ہیں نابلس کے قومیت پرستوں کے رہنما عبداللطیف صالح نے اس امر کے متعلق فیصلہ کو اس وقت تک کہ گورنمنٹ یہودیوں کے داخلہ کے مسئلہ کے متعلق فیصلہ نہیں کرتی۔ ملتوی کر دیا ہے۔

جاپان فلسطین کی منڈیوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

جاپان کا فلسطین میں برطانیہ کے ساتھ تجارتی مقابلہ نہایت وسعت اختیار کر رہا ہے۔ اور اس وجہ سے برطانیہ کے تجارتی دوائر میں سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ سنہ ۱۹۳۴ء کے دوران میں جاپان نے فلسطین میں ۵۹۳ر۲۵۵ پونڈ کی تجارتی اشیا فروخت کیں۔ اور اس کے عوض انہوں نے فلسطین سے کچھ نہیں خریدا۔ فلسطین میں جاپانی مال کی درآمد کا بیشتر حصہ روئی پر مشتمل ہے۔ روئی کی درآمد کی کل قیمت ۲۸ر۳۴۷ پونڈ تھی۔ اور اون مصنوعی ریشم اور دوسرے پارچات کی قیمت ۱۵۰۰۰۰ پونڈ تھی۔

مجاہد بلاد عربیہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ لاہور کا ایڈریس

حسب ذیل ایڈریس جماعت احمدیہ لاہور کی طرف مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندہری مبلغ بلاد عربیہ کی واپسی پر پیش کیا گیا۔

مکرمنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہم خدا تعالےٰ کے حضور سربسجود ہیں اور آپ کو تہ دل سے مبارک باد عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپ کو پانچ سال بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت کا موقع دے کر کامیاب و کامران واپس لایا۔

فی زمانہ ہمارے مسلمان بھائی اس نکتہ کو فراموش کر چکے ہیں۔ کہ جو قومیں آسمانی ہوتی ہیں۔ وہ اگر اپنے مقاصد عالیہ کو بھول کر خواب غفلت میں پڑ جائیں تو ان کو جگانے کے لئے کوئی زمینی آواز بکار نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ان کو جگانے کے لئے آسمانی قرنا ہی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

مکرمنا۔ آپ نے پہلے ہندوستان میں اور اب بلاد عربیہ میں پانچ سالہ قیام کے دوران میں اس افسوسناک حقیقت حال کا مطالعہ کیا ہوگا کہ امت مسلمہ پر عین وہ زمانہ آ چکا ہے۔ جس کی خبر ازراہ ہمدردی سید الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور جس کی بعیانہٖ علامت آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائی تھی۔ کہ اس زمانہ میں قرآن کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ مگر نام۔ اور اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا مگر اس کا اسم۔ مساجد تو ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔

مکرمنا۔ بلاد عربیہ میں یہ بات بھی آپ کے مشاہدہ میں آئی ہوگی۔ کہ فتنہ صلیب جس کی خبر بھی ازراہ ہمدردی ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دی۔ بڑے زور سے اسلامی ممالک پر مسلط ہے۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ نے کا وہ وعدہ جو اس نے اسلام کی ظاہری اور معنوی حفاظت کے لئے اپنے پاک کلام میں دے رکھا ہے کیوں پورا نہ ہوتا ضروری تھا کہ امت مسلمہ کو زندہ کرنے کے لئے اس کے تفرقات کو مٹانے کے لئے۔ اس کو زندہ علوم اور زندہ نشانوں سے مسلح کر کے کے لئے خدا کا ایک برگزیدہ اسی امت سے مبعوث کیا جاتا۔

مکرمنا! خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہمارے حوصلوں کو جو پست ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ابھارا۔ اور ہمارے دلوں کو جو دشمنان اسلام کے حملوں سے مسلے جا چکے تھے۔ آسمانی پانی سے شگفتہ کر دیا۔ اور ہماری روحوں کو جو مردہ ہو چکی تھیں زندگی بخشی۔

مکرمنا۔ ہم اپنے محبوب مطاع و امام سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ممنون ہیں۔ کہ آپ نے اسلامی ممالک کی ضروریات کے پیش نظر ان ممالک میں بھی تبلیغ احمدیت کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے لئے اپنے خدام کو خدمات کا شرف بخشا۔

مکرمنا! آپ نے دنیا میں اس پیغام کے پہنچانے میں جو بنی نوع انسان کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً روحانی زندگی دینے کے لئے آسمان سے اترا نمایاں حصہ لیا ہے۔ آپ نے اپنے عرصہ تبلیغ میں بلاد عربیہ کی متعدد احمدیہ جماعتوں کی تنظیم کی۔ مسجد و مدرسہ احمدیہ کبابیر کی تکمیل کی۔ آپ نے جماعت کے عربی رسالہ البشریٰ اور اس کے ساتھ جماعت کے عربی پریس کی بنیاد ڈالی۔

مکرمنا! ہم آپ کو مبارک باد عرض کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے اخلاص میں آپ کے علم اور لیاقت میں اور بھی برکت دے۔ اور آئندہ زندگی میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کا موقعہ بخشے۔

مکرمنا! آخر میں ہم اپنے عرب بھائیوں کے خلوص اور ان کے جذبہ قربانی کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان کے اخلاص میں بھی برکت ڈالے تاکہ ان کو بھی ان قربانیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ ملے۔ جن پر اس زمانہ میں احیاء اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ آمین

رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔

ہم ہیں آپ کے مخلص بھائی ممبران جماعت احمدیہ لاہور۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ واری

نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اور احباب نے کھڑے ہو کر اس عائد کردہ ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۸ احباب نے نظارت دعوت و تبلیغ کو اطلاع دی تھی کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۸۸ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے۔ اور بہت تھوڑے دن باقی ہیں۔ اس لئے احباب کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصہ میں اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

ریاست جموں میں ایک معلمہ کی ضرورت

علاقہ جموں میں ایک جگہ ایک قابل و ہوشیار دیندار معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو مستورات میں تبلیغی کام کرنے کے علاوہ چند لڑکیوں اور چند عورتوں کو تعلیم دے سکے۔ مبلغ دس روپے ماہوار تنخواہ اور رہائش کے لئے مکان دیا جائیگا۔ خوراک کا بھی ممکن ہے انتظام ہو سکے۔ اگر اس قابلیت کی کوئی بہن جانا چاہیں تو مقامی امیر یا سکرٹری صاحبان کی معرفت اپنی لیاقت استعداد وغیرہ لکھکر درخواست بھجوا دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سر فضل حسین اور احرار لیڈر

چودہری افضل حق کے ارشادات

ہمارے محترم دوست چوہدری افضل حق صاحب نے "مجاہد" میں میاں سر فضل حسین کے "سجدۂ سہو" کے زیر عنوان ایک مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں میاں صاحب کی نسبت یہ بیان کیا ہے کہ وہ حصول وزارت کے لئے کانگرس کے ساتھ سودا کر رہے ہیں۔ ممکن ہے۔ چودہری صاحب کو اس "سودے" کا زیادہ علم ہو لیکن بہتر ہوتا کہ وہ محض سودے کے دعوے کے بجائے اس کی کچھ تفصیلات بیان فرماتے۔ اور لکھتے کہ مسلمانوں کے کون کون سے حقوق کو کانگرس کے حوالے کر کے میاں صاحب وزارت کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر چودہری صاحب کی مراد اس بیان کردہ گفتگوئے مفاہمت سے ہے۔ جو پچھلے دنوں اخبارات میں شائع ہوئی تھی تو وہ غلط ہے۔ اگر کوئی اور چیز چودہری صاحب کے علم میں ہے تو اسے پبلک میں پیش کرنا چاہئیے۔ باقی رہا میاں سر فضل حسین کی ذات سے اختلاف تو اس کے لئے چودہری صاحب یا کسی دوسرے شخص کی رائے پر یا قلم پر دنیا کا کوئی انسان پابندی عائد نہیں کر سکتا۔ وہ جو چاہیں کہیں۔ جو چاہیں فرمائیں تاہم ان کی پوزیشن کے بلند انسان کے لئے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ فرمائیں۔ دلائل و واقعات کو پیش نظر رکھ کر فرمائیں۔ تاکہ ہم جیسے عامی قارئین جو ان کی طرح سیاسی دنیا کے وسیع تجربات سے بہرہ ور نہیں ہیں ان کی تحریرات سے کوئی فائدہ اٹھا سکیں۔ ۲۵ فروری کے "مجاہد" میں انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک یا تو خلاف واقعات ہے یا غلط مبحث پر مبنی ہے۔

مثلاً چودہری صاحب لکھتے ہیں۔

میاں صاحب نے خود سولہ سالہ دور حکومت کے اعمال کا جائزہ لے کر صاف اعلان کر دیا کہ مسلمان ملازمتوں کے لحاظ سے اس سے بھی بدتر پوزیشن میں رہا۔ جس میں کہ وہ سولہ سال پہلے تھے۔

ہمیں میاں صاحب کے اس اعلان کا اس وقت تک علم نہیں ہو سکا کیا چودہری صاحب بتائیں گے کہ ان کا اشارہ کون سے اعلان کی طرف ہے؟ اگر چودہری صاحب کا مقصود اس پمفلٹ سے ہے جو حال ہی میں ایک "پنجابی" کی طرف سے شائع ہوا ہے یعنی اگر چودہری صاحب اسے میاں فضل حسین کا بیان تصور فرماتے ہیں تو اس کے کسی صفحے پر بھی ہمیں ایسا اعلان نہیں ملا۔ پمفلٹ میں تمام محکموں کے اعداد و شمار دے کر یہ ضرور ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان ملازمتوں میں اپنے جائز حقوق سے اب تک محروم ہیں۔ اور کسی محکمے میں بھی ان کی نمائندگی تناسب آبادی کے برابر نہیں ہوئی یا ان پر حکومت کی نوازش محض افسانہ ہے لیکن اس میں یہ کہیں درج نہیں کہ مسلمانوں کی پوزیشن سولہ سال پیشتر سے بھی بدتر ہے۔ اس کے برعکس یہ الفاظ ملتے ہیں۔

اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ۱۹۳۶ء میں پنجاب میں مسلمانوں کی پوزیشن سنہ ۱۹۲۰ء کے مقابلے میں کچھ بھی بہتر نہیں ہوئی۔ دونوں پوزیشنوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

چودہری صاحب نے اس کے بعد لکھا ہے کہ وہ بار بار مسلمانوں سے کہتے رہے کہ خود اعتمادی کی روح پیدا کرو۔ لیکن ملازمت طلب گروہ کے "ہلڑ میں" کسی نے ان کی نہ سنی۔ مسلمانوں کو

گذشتہ سولہ سال میں ملازمتوں کے بارہ میں میاں صاحب اور سرکار پر پورا اعتماد رہا۔ جن پر اعتماد تھا۔ آج وہ جواب دے بیٹھے ہیں۔ آج رہنما نے راہرو کی کمر ہمت یہ کہہ کر توڑ دی۔ کہ یہ راہ منزل مقصود کو نہ لے جا سکے گی۔

ہم نہیں سمجھ سکے کہ ان الفاظ سے چودہری صاحب کا مقصود کیا ہے؟ نہ مسلمانوں نے سرکار پر بھروسہ رکھا۔ نہ میاں صاحب پر بھروسہ رکھا۔ نہ میاں صاحب نے یہ کہا کہ طلب حقوق کے لئے جو جدوجہد مسلمانوں نے گذشتہ سولہ برس میں جاری رکھی وہ غلط تھی۔ اور اب کوئی نیا راستہ اختیار کرنا چاہئیے۔ نہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رہنما نے راہرو کی کمر ہمت توڑ دی۔ مسلمانوں نے اپنا حق سمجھ کر ملازمتوں کے لئے کوشش کی۔ تدریجاً ان کی پوزیشن بہتر ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۰ء بلکہ ۱۹۲۲ء تک مسلمانوں کو عام طور پر سیاسی حقوق کا احساس ہی نہ تھا۔ آہستہ آہستہ احساس پیدا ہوا۔ وہ کوششیں کرنے لگے۔ ان کے اخبارات میں ملازمتوں کے اعداد و شمار شائع ہوئے۔ مختلف محکموں میں ان کے حقوق تسلیم کئے جانے لگے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مسلمانوں کی پوزیشن آج سنہ ۱۹۲۰ء سے پیشتر کی پوزیشن سے بہتر نہیں۔ البتہ یہ درست ہے کہ ابھی بہت سا کام باقی ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ میاں صاحب کا راستہ کیا تھا۔ اور چودہری صاحب کون سا راستہ تجویز فرما رہے تھے۔ تو یہ سوال آج بھی حل ہو سکتا ہے۔ چودہری صاحب مہربانی فرما کر ارشاد فرمائیں۔ کہ ان کے نزدیک کون سا راستہ بہتر تھا؟ خود اعتمادی کی روح پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ لیکن اس کی وہ عملی شکل بھی پیش فرمائی جائے۔ جو چودہری صاحب کے ذہن میں ہے۔ حق کو حق سمجھ کر طلب کرنا اور اس کے لئے مسلسل و متواتر جدوجہد جاری رکھنا بہرحال خود اعتمادی ہی کا ایک مظہر ہے مسلمان اس پر عمل پیرا رہے۔ چودہری صاحب مہربانی فرما کر بتائیں کہ ان کے ذہن میں اور کونسی صورت ہے؟ کیا ان کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو ملازمتوں کا سوال نہیں اٹھانا چاہئیے تھا؟ کیا ان کا یہ مقصود ہے کہ مسلمان کانگرس سے کہتے کہ ملازمتوں کے متعلق فیصلہ کر دیا جائے؟ کیا مسلمان ہندوؤں کے پاس جاتے کہ ملازمتوں میں ہمارا حق دے دو؟ کیا مسلمانوں کے لئے یہ راستہ تھا کہ وہ خود اعتمادی کی روح سے معمور ہو کر مختلف محکموں میں گھس جاتے اور جو شخص جس منصب کی کرسی کو اپنے لئے بہتر سمجھتا اس پر زبردستی جا بیٹھتا؟ چودہری صاحب پہلے اس باب میں جو کچھ ارشاد فرماتے رہے۔ ہم اس سے آگاہ نہیں ہو سکے لیکن وہ مہربانی فرما کر اب از سر نو ارشاد فرمائیں اگر ان کا بتایا ہوا راستہ مسلمانوں کو ان کے حقوق کم سے کم مدت میں دلا سکتا ہو۔ تو کون بدبخت سب کچھ چھوڑ کر چودہری صاحب کا دامن نہ پکڑے گا؟

چودہری صاحب نے اور ان کے رفقا نے سنہ ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ منظور کی تھی کیا وہ ازراہ نوازش ارشاد فرمائیں گے کہ اس رپورٹ [illegible] کے متعلق یا ملازمتوں کے تناسب کی تکمیل کے متعلق کیا بندوبست فرمایا گیا تھا؟ اس کے بعد چودہری صاحب کے بعض رفقا نے جن کے ہاتھ میں سنہ ۱۹۳۲ء میں جماعت احرار کی عنان اختیار تھی۔ الہ آباد کانفرنس کے فارمولے سے اتفاق کیا تھا۔ اور سمجھنا چاہئیے۔ کہ یہ اتفاق خود اعتمادی کی سپرٹ کے منافی نہ ہوگا۔ لیکن کیا چودہری صاحب فرمائیں گے کہ اس فارمولے میں ملازمتوں کے متعلق کیا طے فرمایا گیا تھا۔ تناسب کو تناسب سمجھ کر اور مقرر کر کے اس کی تکمیل کی جائز سعی کی چودہری صاحب کتنی ہی تنقیص فرمائیں لیکن غالباً تناسب کو مٹانا اور محو کرنا تکمیل حقوق کی کوئی اچھی صورت نہیں۔ جس حد تک ہمیں علم ہے۔ چودہری صاحب کی جماعت کی کوشش یہی رہی ہے۔ کہ تناسب کا سوال پیدا نہ ہو۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اگر یہی خود اعتمادی ہے۔ تو ہمیں اس کی نسبت کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک خود اعتمادی یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ چودہری صاحب ملازمتوں کو بالکل نفرت و حقارت سے ٹھکرا دیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ مسلمانوں کو ان کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئیے۔

انہیں صرف آزادی کے لئے کوشش کرنی چاہئیے۔ چودہری صاحب مہربانی فرما کر یہ بھی بتا دیں۔ کہ کیا ملازمتوں اور اختیارات وضع قوانین کے سوا بھی آزادی کا کوئی مفہوم ہے۔ (انقلاب ۲۸ فروری)

اعلان

صدر انجمن احمدیہ سندھ میں اپنی اراضیات کے لئے مزارعین کی ضرورت ہے وہاں خدا کے فضل سے محنتی اور حیثیت کاشتکاروں کے لئے اچھے فائدہ کی صورت ہے۔ لہذا جو مزارعین وہاں جانا چاہیں۔ وہ دفتر سکرٹری سنڈیکیٹ قادیان میں اطلاع کرائیں۔ یا اپنے امیر جماعت کی معرفت خط و کتابت کریں۔

سکرٹری سنڈیکیٹ

تین نئی کتابیں — حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ — کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ — قیمت صرف ۹ روپے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ وہی درِ بے بہا ہے جس کے لئے احباب جماعت مدت سے متمنی تھے۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قیمت بھی ادا کرنے کو تیار تھے۔ مگر ان کا قومی بکڈپو اب یہ برائے نام ہدیہ پر ہی دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ان علمی و روحانی جواہر پاروں کا حجم قریباً ۲ ہزار صفحہ ہوگا جو چار ضخیم جلدوں میں تقسیم ہوں گے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ دوست انہیں دیکھکر خوش ہونگے۔ اور ہمیشہ کے لئے حرزِ جان بنالیں گے۔ اور خاطرخواہ فائدہ اٹھائینگے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے خود بھی خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی بنائیں۔

قیمت فی جلد صرف ڈیڑھ روپیہ ہے

روئداد مقدمہ بہاولپور

یہ وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ جو مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کئی سال کی محنت کے بعد تالیف کی ہے۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے وہ تمام مباحثات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقدمہ کے دوران میں ہوئے۔ چونکہ آجکل غیر احمدی مخالف "فیصلہ مقدمہ بہاولپور" کے نام سے ایک رسالہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ان کی پھیلائی ہوئی زہر کا تریاق ان تک پہونچائیں۔ حجم ۱۲ سو صفحہ ہوگا۔ اور دو جلدوں میں چھپے گی۔

کاغذ متوسط درجہ لکھائی چھپائی عمدہ۔ مگر قیمت

صرف ایک روپیہ فی جلد ہی جائیگی

ذکر حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشمدید حالات آپ کے پرانے خادم حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قلمبند فرمائے ہیں۔ جو صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو دوست حضرت مفتی صاحب کے طرزِ تحریر سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی لکھی ہوئی یہ کتاب اپنے اندر کس قدر شانِ دلربائی رکھتی ہوگی۔ پس ہر ایک وہ بھائی جو اپنے آقا و مولا کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ وہ اس کو خریدے اور ضرور خریدے۔ اور ذکرِ حبیب پڑھکر وصلِ حبیب کا لطف اٹھائے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہوگی۔ حجم تقریباً تین سو صفحہ ہوگا۔ کئی ایک خوبیاں ہونگے۔ مگر ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی۔

نوٹ:- مذکورہ بالا تینوں کتابوں کا حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ کے قریب ہوگا۔ اور قیمت صرف ۹ روپے۔ اور اس پر بھی یہ سہولت کہ جو دوست یکمشت ۹ روپے نہ دے سکتے ہوں۔ وہ ۸ ر ماہوار کے حساب سے قیمت اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری مال کی معرفت بھجواتے رہیں۔ پہلی قسط فروری سے سمجھی جائے گی۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت اور سہولت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار:- ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

الحمد للہ کتاب

محامد خاتم النبیینؐ

شائع ہوگئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۰۰ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈیمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی ۲۰×۲۶/۸ سائز پر شائع ہوئی ہے۔ قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر ۶ر اور ۸ر ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت

رسالہ درود شریف جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے رعایتی طور پر صرف ۶ر کو اور رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب معہ جواب الجواب مکمل جو ۲۴۰ صفحات کا ہے صرف ۵ر کو اور مجلد ۶ر کو

نیز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلےٰ ۱۲ر کو قسم دوم ۸ر کو اور قسم سوم ۶ر کو

ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبدالرحیم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ضرورت استاد

ایک معزز احمدی دوست کو اپنے بچہ کی تعلیم کے لئے جو چوتھی جماعت کی پڑھائی ختم کر رہا ہے۔ ایک شریف اور محنتی استاد کی ضرورت ہے ٹرینڈ آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔ کھانا اور رہائش مفت ہوگی۔ کم سے کم تنخواہ کے ساتھ درخواستیں معہ مقامی امیر جماعت کی تصدیق کے

معرفت مینجر الفضل آنی چاہئیں۔ ع

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بکلم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آبادان ولد بدر بخش ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۳/۳۶-۲-۲۳ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں

مورخہ ۲۴/۲/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بکلم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ گنش خان ولد نبی خان ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۳/۳۶-۴-۲ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۲۶/۲/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بکلم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اچھو خان، لکھا، لعل خان، دودی خان ذات راجپوت ساکن موضع آلووال تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۳/۳۶-۴-۲ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں

مورخہ ۲۶/۲/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۹ مارچ۔ ہر ہٹلر کے رائن لینڈ میں فوجیں بھیجنے کے اقدام سے فرانس۔ برطانیہ اور بیلجیم میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فرانس نے لیگ کے نام ایک مکتوب بھیج کر اس سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ برطانیہ کے خیال میں ہر ہٹلر کی یہ حرکت غیر ذمہ دارانہ ہے۔ بیلجیم نے اپنی فوجوں میں تعطیل بالکل بند کر دی ہے۔

پشاور ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ صوبہ سرحد میں کلہاڑیوں کا قبضہ میں رکھنا اور انہیں لے کر چلنا قانون اسلحہ کے ماتحت ممنوع قرار دیا جائے گا۔

عدیس آبابا ۹ مارچ۔ عدیس آبابا پر ہوائی حملہ کے متعلق لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے لوگ شہر چھوڑ رہے ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ارگا عالم پر آج صبح شدید بمباری کی گئی برطانوی ایمبولینس محفوظ مقام پر منتقل کر دی گئی ہے۔ شاہی محل کو خالی کر دیا گیا ہے۔

پشاور ۹ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ پندرہ روز کے دوران میں کاغان کے علاقہ میں سخت برفباری کے باعث تقریباً پچاس اشخاص ہلاک ہوئے اور متعدد جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں۔

ڈیسی ۹ مارچ۔ آج برطانوی ایمبولینس کیمپوں پر اطالوی طیاروں نے تیسری دفعہ شدید بمباری کی۔ بمباری کے باوجود ایمبولینس کے کارکن مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہے

پیرس ۹ مارچ۔ فرانس کے وزیراعظم نے کل آلہ نشر صوت پر تقریر کرتے ہوئے کہا فرانس دو وجوہ کی بنا پر جرمنی کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید نہیں کرنا چاہتا اول اس لئے کہ جرمنی نے ایک سال میں دو دفعہ معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ دوم یہ کہ اس نے قانون کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر معافی علاقہ میں فوجیں بھیج دی ہیں۔ اور اپنے عزائم کو آشکارا کئے بغیر اپنے آپ کو ذمہ داریوں سے آزاد کر لیا ہے۔

شانتی نکیتن ۹ مارچ۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے فرقہ وارانہ مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مختلف جماعتوں اور فرقوں کے باہمی جھگڑے۔ قومی آزادی کی راہ میں زبردست روک بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے سیاسی جدوجہد کے ساتھ فرقہ وارانہ تصفیہ کی کوشش بھی جاری رہنی چاہیئے۔

بریلی ۹ مارچ۔ ہولی کے موقع پر ضلع بریلی کے ایک گاؤں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۲ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کلکتہ میں اسی قسم کے فساد میں ۸ اشخاص زخمی ہوئے۔

جموں ۹ مارچ۔ ریاست کشمیر میں ایک مقام پر شدید برفباری کی وجہ سے ۲۵ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ابھی تک ۱۸ کی نعشیں دستیاب ہو سکی ہیں۔

لنڈن ۹ مارچ۔ لنڈن کے فاسسٹوں کو سرجان سائمن نے انتباہ کیا ہے کہ انگلستان میں یہودیوں پر ظلم برداشت نہیں کیا جائیگا۔

عدیس آبابا ۹ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حبشی جرنیل مولو گمیٹا نمونیہ سے ہلاک ہو گیا ہے۔

اندور ۹ مارچ۔ اندور میں روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔ تین گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد آگ پر قابو پا یا گیا۔

منیلا (جزائر فلپائن) جزائر فلپائن کے صدر پر ڈاکوؤں نے متعدد گولیاں چلائیں۔ حملہ کرنے والوں میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے

سکندرآباد ۹ مارچ۔ حیدرآباد میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ دہلی سے اعلیٰحضرت نظام کی مراجعت کے بعد حیدرآباد کے کابینہ میں تبدیلی عمل میں لائی جائے گی۔ امید ہے۔ کہ سر کشن پرشاد ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ سر اکبر حیدری وزیراعظم مقرر ہونگے

نئی دہلی ۹ مارچ۔ آج بجٹ پر آرا شماری کے لئے اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ وقفہ استفسارات کے بعد صدر نے شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہشتم کے پرائیویٹ سیکرٹری کا اسمبلی کے نام حسب ذیل پیغام پڑھکر سنایا "ملک معظم ایڈورڈ ہشتم اور ملکہ میری نے انڈین اسمبلی کی قرارداد تعزیت و وفاداری کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ ایوان کی تمام جماعتوں کے لیڈروں کی تقریروں میں جن عقیدت مندانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ملک معظم ان سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ان عقیدت مندانہ خیالات سے حوصلہ پاکر ملک معظم اپنی بہت بڑی ذمہ واریوں کو بہ احسن وجوہ سرانجام دینے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔

دمشق ۹ مارچ۔ شام کے قومی رہنما فخری بے بارودی آج جلاوطنی سے واپسی پر دمشق میں نہایت تزک و احتشام سے داخل ہوئے۔ لوگوں نے ان کا نہایت شاندار طور پر استقبال کیا۔

نیویارک ۹ مارچ۔ ہر ہٹلر کے جارحانہ اقدام کا امریکہ کی مارکیٹ پر یہ اثر ہوا ہے۔ کہ لوگوں نے جنگی سامان کی تجارت کرنے والی کمپنیوں سے دیوانہ وار حصے خریدنے شروع کر دیئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے حصوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔

وی آنا ۹ مارچ۔ مسٹر سبھاش چندر بوس آسٹریا پہنچ گئے ہیں۔ یہاں وہ معالجہ کے لئے آئے ہیں۔ اور تقریباً ۱۳ اپریل تک ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

گوجرانوالہ ۹ مارچ۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور پنجاب کے دیگر اضلاع کے تیس حاجی مدینہ کے قریب ایک سیلاب میں بہہ کر جاں بحق ہو گئے۔

نئی دہلی ۹ مارچ۔ رنگون کے کالج میں ہڑتال کرنے والے طلباء کی کونسل نے اسمبلی کے بعض ارکان کو تار بھیجا ہے۔ کہ وہ طلباء کی ہڑتال میں گورنر جنرل کی مداخلت کرائیں۔ اور ان کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ہڑتال صرف کالجوں تک محدود نہیں ہے بلکہ چالیس سکول بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔

کھرڑ ۹ مارچ۔ ایک ہزار سکھوں اور ہندوؤں نے موضع سعیدپور تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ کے نہتے مسلمانوں پر حملہ کر کے کئی لوگوں کو شدید طور پر مجروح کیا۔ مکانوں کو لوٹ لینے کے بعد انہیں نذر آتش کر دیا اور مستورات کی آبروریزی کی۔ آٹھ زخمی اشخاص کھرڑ ہسپتال پہنچا دئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۹ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۱ مارچ کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز الہ آباد پہنچ جائیں گے۔ مقامی کانگرس اسی روز ماتمی جلوس نکالے گی۔

راولپنڈی ۹ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شدید بارش اور ژالہ باری سے مری اور ڈومیل کے درمیان کئی میل تک سڑک بہہ گئی ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ برطانیہ کی انڈین نیشنل کانگرس نے اپنا نیا نام "انڈین سوراج لیگ" رکھا ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ امیر البحر بیٹی کی علالت نہایت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ سر ایرک ڈرمنڈ سفیر برطانیہ مقیم روما کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حبشہ میں برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی پر اطالیہ کی دوسری بار بمباری کے خلاف احتجاج کرے

امرتسر ۹ مارچ۔ گیہوں تیار ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ نخود تیار ۱ روپیہ ۵ آنے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی دیسی ۴۹ روپے ہے۔

روما ۹ مارچ۔ اٹلی کے ایک شہر میں جرمنی سے آنے والے سامان میں بعض لیبل موصول ہوئے ہیں۔ جن پر اہل اطالیہ کے لئے یہ پیغام لکھا ہے "آپ ذرا صبر کریں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہیں۔ ہم بھی اپریل میں تمہارے ساتھ ہونگے

بہرام پور ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اڑیسہ کے نئے صوبہ کے قیام کے افتتاح کے سلسلہ میں ہز ایکسیلنسی گورنر یکم اپریل کو کٹک کے مقام پر ایک دربار منعقد کریں گے۔ جس میں بہت سے راجے اور مہاراجے شمولیت اختیار کریں گے۔

نئی دہلی ۹ مارچ۔ کل مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کے جواب میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے کہا کہ اس وقت تک ۱۷۲ کروڑ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ فرانس کے ایک اخبار نے برطانیہ کی اسلحہ میں اضافہ کرنے کی پالیسی کی حمایت کی ہے اور اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ تمام یورپ پھر اسلحہ جمع کر رہا ہے جس کا نتیجہ یقیناً جنگ ہوگی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی